جلد ۵۰/۱۵ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش | ۱۴ فروری ۱۹۶۱ء | نمبر ۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۳ فروری بوقت ۱۰ بجے صبح

کل حضور اقدس کو بھی سی بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کامل وعاجل اور درازئ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان اور روس کے درمیان تیل کے معاہدے پر اسی ماہ دستخط ہو جائیں گے

روس سے بہت کم شرح سود پر ۲۵ کروڑ ڈالر قرض ملنے کا امکان

کراچی ۱۳ فروری۔ باخبر ذرائع کے مطابق پاکستان میں تیل اور دوسری معدنیات کی تلاش کے سلسلہ میں روس اور پاکستان کے درمیان معاہدے پر ماہ رواں کے آخر تک دستخط ہو جائیں گے۔ خیال ہے کہ معاہدے کا مسودہ قطعی منظوری کے لئے صدارتی کابینہ کے آئندہ اجلاس میں پیش ہوگا۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ دو ایک امور کے سوا باقی معاہدہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی ماسکو سے واپسی کے بعد ہی مکمل کر لیا گیا تھا۔ جو امور باقی رہ گئے تھے۔ انہیں اب سفارتی ذرائع سے طے کر لیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ اس معاہدے پر پاکستان کی طرف سے ایندھن، بجلی اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور روس کی جانب سے پاکستان میں مقیم روسی سفیر ڈاکٹر کیپیتا کراچی میں دستخط کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس معاہدے کے تحت روس پاکستان کو مالی وفنی امداد دے گا۔ یہ امداد ماہرین اور سامان کی صورت میں دی جائیگی۔ تیل اور معدنیات کی تلاش کا منصوبہ بحیثیر پاکستانی ہوگا۔ اور غالباً پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے زیر اہتمام شروع کیا جائے گا۔ اس امر کا بھی امکان ہے کہ شائد اس مقصد کے لئے کوئی نئی کارپوریشن قائم کی جائے۔ اگرچہ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اس معاہدے کے تحت روس کتنی رقم کا قرضہ دے گا۔ لیکن غیر ملکی اخبارات کی اطلاعات کے مطابق اس روسی قرضے کی رقم ۲۵ کروڑ ڈالر سے کم نہیں ہوگی۔ یہ قرضہ روسی سکہ (روبل) میں دیا جائے گا۔ اور پاکستان قرضے کی رقم سے مطلوبہ روسی سامان خرید سکے گا۔ روسی ماہرین اور تیل و معدنیات کی تلاش کے سلسلہ میں پاکستانیوں کی تربیت کے اخراجات بھی اس قرضے سے پورے کئے جائیں گے۔ سود کی شرح پانچ فیصدی سے بہت کم ہوگی۔ اور قرضہ کی واپسی کافی طویل مدت میں ہوگی۔

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے روانہ ہو گئے

ربوہ ۱۳ فروری۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرونی ممالک تشریف لے جانے کی غرض سے کل مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۶۱ء کو صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ احباب نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچکر آپکو پھولوں کے ہار پہنائے اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل حضرت مولوی محمد الدین صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے اور خدمت اسلام کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا کرے۔ آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ فروری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام کمزوری کی شکایت ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں۔

"یوم مصلح موعود" کے متعلق ضروری اعلان

احباب کو معلوم ہے کہ ہر سال "یوم مصلح موعود" کے سلسلہ میں ۲۰ فروری کو جلسے ہوتے ہیں۔ امسال بعض جماعتوں نے لکھا ہے کہ یہ دن رمضان المبارک میں آئے گا۔ اور ۲۰ فروری کو پیر کا دن ہوگا۔ نیز رمضان المبارک میں جماعتوں میں ظہر سے عصر تک اور بعض جماعتوں میں عصر سے شام تک درس القرآن ہوتا ہے اور عشاء کے بعد نماز تراویح پڑھی جاتی ہے۔ اور رخصت کا دن نہ ہونے کی وجہ سے ظہر سے پہلے ملازم پیشہ شامل نہیں ہو سکتے وغیرہ۔ اندریں حالات یہ دن کسی اتوار کو منا لیا جائے۔ نظارت اصلاح وارشاد نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استصواب کیا تھا۔ حضور نے تبدیلی کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جماعتوں میں ۲۰ فروری کو جلسہ نہیں ہو سکتا وہ ۲۶ فروری بروز اتوار جلسہ کر لیں اور باقی جماعتیں ۲۰ فروری کو حسب سابق اپنے اپنے ہاں جلسے کریں۔ جلسے اس دن کے شایان شان ہوں اور رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

ربوہ ۱۳ فروری۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ نقرس کی تکلیف بدستور چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

کینیڈی اور خروشیف کی ملاقات کے سوال پر غور

واشنگٹن ۱۳ فروری۔ صدر کینیڈی نے اپنے اعلیٰ مشیروں کے ساتھ کل ۲½ گھنٹے تک سرد جنگ کے مسائل پر غور کیا۔ اس کانفرنس کے بعد کوئی اعلان جاری نہیں کیا گیا۔ البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ زیر غور آنے والے مسائل میں صدر کینیڈی اور مسٹر خروشیف کی ملاقات کا سوال بھی شامل تھا۔ اس وقت تک کینیڈی نے روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف کے ساتھ اپنی ملاقات کے سوال پر غور نہیں کیا تھا۔ کیونکہ روسی لیڈر کی طرف سے اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی کہ وہ مارچ میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے نیویارک آئیں گے یا نہیں؟

پندرہ فروری کو سورج گرہن ہوگا

کراچی ۱۳ فروری۔ پورے مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے شمالی اضلاع میں ۱۵ فروری کو جزوی سورج گرہن ہوگا۔ کراچی میں گرہن بارہ بجکر بچاس منٹ پر شروع ہوگا۔ اور دوپہر کے دو بجکر چھپن منٹ تک جاری رہے گا۔

— جاکرتہ ۱۳ فروری۔ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو آئندہ اپریل میں یوگوسلاویا کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔

صدر ایوب آج ڈھاکہ پہنچیں گے

ڈھاکہ ۱۳ فروری۔ صدر محمد ایوب خان جمعرات کو ڈھاکہ پہنچیں گے۔ جہاں وہ ملکہ الزبتھ اور ڈیوک آف ایڈنبرا کے سولہ روزہ دورہ پاکستان کے اختتام پر انہیں الوداع کہیں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ر فروری ۶۱ء

آج قلم کے جہاد کی ضرورت ہے

جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی قوم کو ایک خدا پر ایمان لانے کے لئے پکارا تو آپ کی قوم نے پہلے تو اس کو محض ایک تمسخر خیال کیا۔ چنانچہ واقعہ ہے کہ آپؐ نے جب ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر قوم کو پکارا اور لوگ جمع ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ اگر میں کہوں کہ اس پہاڑی کی دوسری طرف لشکر کھڑا ہے جو حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا آپ اس کو مان لیں گے لوگوں نے جو آپ کو صدوق اور امین جانتے تھے جواب دیا کہ ہم ضرور آپ کی بات پر یقین کریں گے۔ اس پر جب آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا تو ابولہب نے تمسخر کرتے ہوئے کہا کہ کیا محض اسلئے تو نے ہمیں تکلیف دی تھی۔

الغرض پہلے پہل تو لوگوں نے آپؐ کے پیغام کو محض ٹھٹھا کے طور پر لیا اور آپ جہاں اللہ تعالیٰ کا پیغام دیتے اس کو تمسخر میں اڑانے کی کوشش کی جاتی۔ لیکن آہستہ آہستہ جب کچھ لوگ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے اور آپ کا پیغام لوگوں میں پھیلنے لگا تو مخالفین نے آپ کی سخت مخالفت شروع کر دی اور آپ کی ایذادہی تک نوبت پہنچا دی۔ آپ پر جو لوگ ایمان لاتے ان کو سخت تکلیفیں دی جاتیں اور طرح طرح کے عذاب ان کو دیئے جاتے۔ یہاں تک کہ آپ اور آپؐ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنی پڑی۔ اور آپ مدینہ منورہ چلے گئے لیکن قریش مکہ نے آپ کو وہاں بھی آرام نہ لینے دیا۔ اور مسلمانوں کو اتنا تنگ کیا کہ لشکر لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوتے۔

دوسری طرف مدینہ میں بعض منافق پیدا ہو گئے جو دل سے تو اسلام کے دشمن تھے لیکن بظاہر مسلمانوں میں ملے رہتے۔ تیسری طرف یہود تھے۔ آخر ایک ایسا وقت آیا کہ ان تینوں طاقتوں نے مل کر تمام عرب کے کفار کو ساتھ لیکر تلوار سے اسلام کو مٹانے کا ارادہ کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تمام مخالف طاقتوں کو شکست ہوئی۔ چونکہ ان لوگوں نے اسلام کو تلوار کے ذریعہ مٹانے کی انتہائی کوشش کر ڈالی تھی اور باوجود معاہدوں کے جب موقع پاتے مسلمانوں کو تلوار کا شکار بنانے سے باز نہ آتے اسلئے اللہ تعالیٰ نے تلوار کا مقابلہ تلوار سے کرنے کی اجازت دے دی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ الٰہی لشکر کو آخر فتح ہوئی اور عرب سے کفار کا اثر بالکل ختم ہو گیا۔

اس وقت عرب کی دو بڑی ہمسایہ طاقتیں تھیں ایک ایران اور ایک روم۔ یہ دونوں طاقتیں عرب میں اسلام کی کامیابی کو برداشت نہیں کر سکتی تھیں اس لئے انہوں نے ایسے طریقے اختیار کئے جن کی وجہ سے اسلام کی ان سے مٹھ بھیڑ ہونا ضروری ہو گئی اس زمانہ کی تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں ایران اور روم کی طاقتیں ختم ہو گئیں اور اس وقت کی تمام معلومہ دنیا پر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔

چونکہ اس زمانہ میں کفار نے اسلام کو تلوار سے مٹانے کے لئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا تھا۔ اس لئے اگر مسلمان کفار کے مقابلہ میں تلوار نہ اٹھاتے تو جیسا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدر کی دعا سے ظاہر ہوتا ہے آج دنیا پر اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا کوئی نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دفاعی تیغ زنی میں برکت ڈالی اور مسلمانوں کو فتح پر فتح دی یہاں تک کہ کفار کی تلوار ہمیشہ تک کے لئے کند ہو گئی۔ اور اسلام کے مبلغین بے خوف و خطر ساری دنیا میں اسلام کا پیغام لے کر پھیل گئے۔

اسلام نے کیوں تلوار اٹھائی اسلئے نہیں کہ وہ لوگوں کو اس کی نوک سے اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ بلکہ اس لئے تلوار اٹھائی تا کہ دنیا میں امن کی فضا قائم ہو اور اسلام کا پیغام جو ایک علمی دین ہے امن کی فضا میں لوگوں کے کانوں تک پہنچے اور وہ عقل سے غور کریں اور اسلام کی حقانیت کو سمجھیں چونکہ کفار چاہتے تھے کہ اسلام کے علمی اور عقلی دلائل کو تلوار کی نوک سے روک دیں اور جبر سے دین کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالیں۔ اسلئے ضرور تھا کہ جبر کو جبر سے مٹایا جائے اور لا اکراہ فی الدین کا اصول دنیا میں قائم کیا جائے اسلام کو جو شروع میں تلوار اٹھانی پڑی یہ ایک استثنائی ضرورت تھی ورنہ اسلام جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے دنیا کے لئے امن کا پیغام لے کر آیا ہے۔

اسلام ایک نہایت ہی سادہ اور سیدھا دین ہے۔ اس کا بنیادی اصول لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خداوند نہیں اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس سادہ اصول کا مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں واحد اور لاشریک ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ اصول ہی آخر دنیا میں کامیاب ہونیوالا ہے۔ جوں جوں انسان عقل میں ترقی کرتا جائے گا۔ وہ یقیناً اس اصول کو سمجھنے کے زیادہ سے زیادہ قابل ہوتا جائے گا۔ قرآن کریم میں اس حقیقت پر بڑا زور دیا گیا ہے اور دنیا کا کوئی دین وحدت باریتعالےٰ کے تعین میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تاہم ابھی تک دنیا میں بت پرستانہ اور مشرکانہ خیالات پھیلے ہوئے ہیں اور بعض مذاہب میں اسی قسم کی شاعرانہ اور توہم پرستانہ رسومات اتنی دلکش بنا دی گئی ہیں۔ کہ لوگ ان کو کسی طرح چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ بلکہ وہ کوشش کرتے ہیں کہ طرح طرح کی فنکاریوں اور فریبوں سے حق کو اوجھل کر دیا جائے۔

آج اگرچہ اسلام کو بظاہر تلوار سے مٹانے کی کوشش نہیں کی جاتی لیکن اسلام کو دنیا کی نظر سے چھپانے کے لئے بڑے بڑے اہتمام کئے جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر الزامات لگائے جاتے ہیں۔ اور اسلام کی تعلیمات پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ غلط بات پھیلائی جاتی ہے کہ اسلام جبر کا مذہب ہے اور وہ اپنی اشاعت کے لئے تلوار کا مرہون ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رُو سے اللہ تعالےٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اسکی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔"

(ملفوظات)

آج بے شک دشمنانِ اسلام تلوار سے اسلام کو مٹانے کی کوشش نہیں کرتے تاہم بہت سی ایسی قوتیں ہیں جو وہ اسلام کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ ان میں سے سب سے کاری ہتھیار سائنس اور فلسفہ کا ہتھیار ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسی فوج تیار کی ہے جو اس ہتھیار کا جواب دینے کیلئے میدان میں نکل آئی ہوئی ہے۔ پھر عیسائیت ہے جو نئے نئے سامانوں کے ساتھ دنیا پر حملہ کر رہی ہے۔ اور اس نے زمانہ حال کی ایجادات سے کام لیکر تمام دنیا پر اپنا جال پھیلایا ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ اس کا مقابلہ بھی پوری کامیابی سے کر رہی ہے الحمد للہ۔

اس کے باوجود اسلام اپنی سادگی کے ساتھ دلوں میں گھر کرتا چلا جا رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کی تعلیمات کو دنیا کی تمام زبانوں میں منتقل کیا جائے اور اسلام کی عملی زندگی کا نمونہ ان کے سامنے رکھا جائے۔ بے شک اسلام ہمارے سامنے ایک مکمل لائحہ حیات رکھتا ہے اور ایک معمولی مزدور سے لیکر سیاسی زندگی کے بہترین اصول دیتا ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دنیا میں اسلام کو قائم کرنے کے لئے ہمیں سیاست پر قبضہ کرنا ضروری ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم دنیا میں زندگی کے ہر پہلو میں اسلامی تقویٰ کا معیار قائم کریں۔ ہماری مسجدوں ہی میں نہیں بلکہ ہمارے بازاروں۔ منڈیوں اور سیاسی ایوانوں میں بھی اسلامی تقویٰ کا اظہار ہونا چاہیئے۔ اس طرح اسلام زندگی کے ہر پہلو پر حکمران ہو جائے گا اور دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس اس سال ۲۴۔ ۲۵ اور ۲۶ امان ۱۳۴۰ھش مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ر مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار تعلیم الاسلام کالج ہال ربوہ میں منعقد ہو گا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا باقاعدہ انتخاب کر کے جلدی اطلاعات بھجوائیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

آج سے سترہ برس پیشتر تعلیم الاسلام کالج قادیان کے افتتاح کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت بصیرت افروز تقریر

کالج کے قیام کی اغراض اور پروفیسروں کیلئے نہایت اہم ہدایات

مختلف علوم کے ماتحت اسلام پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا رد انہی علوم کے ذریعہ کرنے کی کوشش کرو

اس امر کو ہمیشہ یاد رکھو کہ تمام نئے علوم اور نئی تحقیقاتیں اسلام کی مؤید ہیں

ہمیں کامل یقین ہے کہ احمدیت کے بیج سے ایک تناور درخت پیدا ہونے والا ہے۔ جس کے سایہ میں تمام دنیا آرام کرے گی۔

(۲)

جب دنیا میں ہمیں یہ حالات نظر آرہے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ مسائل جنہوں نے سینکڑوں سال تک دنیا پر حکومت کی ہمارے پروفیسر دلیری سے یہ کوشش نہ کریں کہ بجائے اس کے کہ بعد میں بعض اور علوم انکو باطل کر دیں، ہماری انسٹی ٹیوٹ پہلے ہی ان کا غلط ہونا ظاہر کر دے اور ثابت کر دے کہ اسلام پر ان علوم کے ذریعہ جو حملے کئے جاتے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔ اگر وہ کوشش کریں تو میرے نزدیک ان کا اس کام میں کامیاب ہو جانا کوئی مشکل امر نہیں۔ بلکہ خدا کی مدد سے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دین قائم کیا ہے اس کی مدد سے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو روشنی لائے ہیں اس کی مدد سے۔ اور احمدیت نے جو ماحول پیدا کیا ہے اس کی مدد سے وہ بہت جلد اس میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور جو کام اور لوگوں سے دس گنا عرصہ میں بھی نہیں ہو سکتا وہ ہمارے پروفیسر قلیل سے قلیل مدت میں سرانجام دے سکتے ہیں۔

پس میری غرض کالج کے قیام سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ ہمیں ایک ایسا مرکز مل جائے جس میں ہم بیج کے طور پر ان تمام باتوں کو قائم کر دیں تاکہ آہستہ آہستہ اس بیج کے ذریعہ ایک ایسا درخت قائم ہو جائے۔ ایک ایسا نظام قائم ہو جائے ایک ایسا ماحول قائم ہو جائے جو اسلام کی مدد کرنے والا ہو۔ جیسے یوروپین نظام اسلام کے خلاف حملہ کرنے کے لئے دنیا میں قائم ہے۔

پس ہمارے کالج کے منتظمین کو مختلف علوم کے پروفیسروں کی ایسی سوسائٹیاں قائم کرنی چاہئیں۔ جن کی غرض یہ ہو کہ اسلام اور احمدیت کے خلاف بڑے بڑے علوم کے ذریعہ جو اعتراضات کئے جاتے ہیں، ان کا دفعیہ انہی علوم کے ذریعہ کریں۔ اور اگر وہ دیکھیں کہ موجودہ علوم کی مدد سے ان کا دفعیہ نہیں کیا جا سکتا تو بیشک وہ پوائنٹ نوٹ کریں کہ کون کون سی ایسی باتیں ہیں جو موجودہ علوم سے حل نہیں ہوتیں اور نہ صرف خود ان پر غور کریں۔ بلکہ کالج کے بالمقابل چونکہ ایک

سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

بھی قائم کی گئی ہے۔ اس لئے وہ پوائنٹ نوٹ کر کے اس انسٹی ٹیوٹ کو بھجواتے رہیں۔ اور انہیں لکھیں کہ تم بھی ان باتوں پر غور کرو۔ اور ہماری مدد کرو کہ کس طرح اسلام کے مطابق ہم ان کی تشریح کر سکتے ہیں؟

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام ان باتوں کا محتاج نہیں۔

اسلام وہ مذہب ہے

جس کا مدار ایک زندہ خدا پر ہے۔ پس وہ سائنس کی تحقیقات کا محتاج نہیں۔ مثلاً یہی پروفیسر مولرجن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ جب مجھے ملے تو انہوں نے بتایا کہ وہ اور نیویارک کے بعض اور پروفیسر بھی تحقیقات کر کے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ اس ساری یونیورس کا ایک مرکز ہے۔ اس مرکز کا انہوں نے نام بھی لیا تھا جو مجھے صحیح طور پر یاد نہیں رہا۔ انہوں نے بتایا کہ سارا نظام عالم کا فلاں مرکز ہے۔ جس کے گرد یہ سورج اور اس کے علاوہ اور لاکھوں کروڑوں سورج چکر لگا رہے ہیں۔ اور انہوں نے کہا میری تھیوری یہ ہے کہ

یہی مرکز خدا ہے

گویا اس تحقیق کے ذریعہ ہم خدا کے بھی قائل ہیں یہ نہیں کہ ہم دہریت کی طرف مائل ہو گئے ہوں۔ پہلے سائنس خدا تعالیٰ کے وجود کو رد کرتی تھی مگر اب ہم نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس سارے نظام کا ایک مرکز ہے۔ جو حکومت کر رہا ہے۔ اور وہی مرکز خدا ہے۔ میں نے کہا نظام عالم کے ایک مرکز کے متعلق آپ کی جو تحقیق ہے مجھے اس پر اعتراض نہیں۔ قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ دنیا

ایک نظام کے ماتحت

ہے اور اس کا ایک مرکز ہے۔ مگر آپ کا یہ کہنا کہ وہی مرکز خدا ہے درست نہیں۔ میں نے ان سے کہا مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات نازل ہوتے ہیں۔ اور کئی ایسی باتیں ہیں جو اپنے کلام اور الہام کے ذریعہ وہ مجھے قبل از وقت بتا دیتا ہے۔ آپ بتائیں کہ کیا آپ جس مرکز کو خدا کہتے ہیں۔ وہ بھی کسی پر الہام نازل کر سکتا ہے وہ کہنے لگے۔ الہام تو نازل نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا تو پھر میں کس طرح تسلیم کر لوں کہ وہی مرکز خدا ہے۔ مجھے تو ذاتی طور پر اس بات کا علم ہے کہ

خدا مجھ سے باتیں کرتا ہے

اور وہ باتیں اپنے وقت پر پوری ہو جاتی ہیں۔ کوئی بات چھ مہینے کے بعد پوری ہو جاتی ہے کوئی سال کے بعد پوری ہو جاتی ہے۔ کوئی دو سال کے بعد پوری ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ مجھ پر جو الہام نازل ہوتا ہے۔ خدا کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ پھر میں نے انہیں مثال دی اور کہا آپ مجھے بتائیں کیا آپ کا وہ کرہ جسے آپ خدا قرار دیتے ہیں۔ کسی کو یہ بتا سکتا ہے۔ کہ امریکہ کی طرف سے

انگلستان کی مدد کے لئے

اٹھائیس سو ہوائی جہاز بھجوایا جائے گا۔ وہ کہنے لگے اس کرہ سے تو کوئی ایسی بات کسی کو بتائی نہیں جا سکتی۔ میں نے کہا تو پھر ماننا پڑے گا کہ اس کرے کا اور اسی طرح اور کروڑں کا خدا کوئی اور ہے یہ خود اپنی ذات میں خدا نہیں ہیں۔ کیونکہ آپ تسلیم کرتے ہیں کہ اس مرکز کے ذریعہ کسی کو کوئی خبر قبل از وقت نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن میں اپنے تجربہ سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام انسان پر نازل ہوتا ہے۔ جو کسی قسم کی غیب کی خبروں پر مشتمل ہوتا ہے پس آپ بے شک اس مرکز کو ہی خدا مان لیں لیکن ہم تو

ایک علیم و خبیر ہستی

کو خدا کہتے ہیں۔ اس کے اندر قدرت بھی ہوتی ہے۔ اس کے اندر جلال بھی ہوتا ہے۔ اس کے اندر جمال بھی ہوتا ہے۔ اس کے اندر علم بھی ہوتا ہے اس کے اندر حکمت بھی ہوتی ہے۔ اس کے اندر بسط کی صفت بھی ہوتی ہے۔ اس کے اندر

محی ہونے کی صفت بھی ہوتی ہے۔ اس کے اندر ممیت ہونے کی صفت بھی ہوتی ہے۔ اُس کے اندر حلیم ہونے کی صفت بھی ہوتی ہے۔ اس کے اندر مہیمن ہونے کی صفت بھی ہوتی ہے۔ اُس کے اندر واسع ہونے کی صفت بھی ہوتی ہے۔ غرض

بیسیوں قسم کی صفات ہیں

جو اس کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح اس کا نُور ہونا اس کا وہاب ہونا، اس کا شکور ہونا، اس کا غفور ہونا اس کا رحیم ہونا۔ اُس کا ودود ہونا، اس کا کریم ہونا۔ اس کا ستّار ہونا اور اسی طرح اور کئی صفات کا اس کے اندر پایا جانا ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کیا یہ صفات اُس مرکز میں بھی پائی جاتی ہیں جس کو آپ خدا کہتے ہیں۔ جب ایک طرف اس کے اندر یہ صفات نہیں پائی جاتیں اور دوسری طرف ہم پر ایک ایسی ہستی کی طرف سے الہام نازل ہوتا ہے جس میں یہ تمام صفات پائی جاتی ہیں جو اپنی ان صفات کو اپنے کلام کے ذریعہ دنیا پر ظاہر کرتا ہے اور باوجود اس کے کہ ساری دنیا مخالفت کرتی ہے پھر بھی اس کا کلام پورا ہو جاتا ہے اور جو کچھ اس نے کہا ہوتا ہے وہی کچھ دنیا کو دیکھنا پڑتا ہے۔ تو اس ذاتی مشاہدہ کے بعد ہم آپ کی بھتوری کو کس طرح مان سکتے ہیں۔ اس پر وہ کہنے لگا اگر یہ باتیں درست ہیں تو پھر ماننا پڑے گا کہ

یہ بھتوری باطل ہے

اس کلام کے ہوتے ہوئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی ایسا خدا نہیں جس کے تابع یہ تمام مرکز ہو۔ تو مذہب کے لحاظ سے ہم ان چیزوں کے محتاج نہیں ہیں۔ ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم سائنس کے علوم کی مدد سے خدا تعالےٰ کو حاصل کریں خدا بغیر سائنس کے بھی انسان کو مل جاتا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھ لو

آپ نے نہ فلسفہ پڑھا نہ سائنس پڑھی۔ نہ حساب پڑھا۔ نہ کوئی اور علم سیکھا۔ مگر پھر خدا آپ سے اس طرح بولا کہ آج تک نہ کسی سائنس دان کو وہ نعمت نصیب ہوئی ہے نہ کسی حساب دان کو وہ نعمت نصیب ہوئی ہے۔ نہ کسی فلسفی کو وہ نعمت نصیب ہوئی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی نہ یہ فلسفہ پڑھا۔ نہ یہ سائنس پڑھی، نہ یہ حساب پڑھا۔ لیکن جس رنگ میں خدا نے آپ سے کلام کیا وہ نہ کسی فلسفے والے کو نصیب ہوا نہ کسی سائنس والے کو نصیب ہوا۔ نہ کسی حساب والے کو نصیب ہوا۔ اسی طرح اب میرے ساتھ جس طرح خدا متواتر کلام کرتا اور اپنے غیب کی خبریں مجھ پر ظاہر فرماتا ہے۔ یہ نہ سائنس کا نتیجہ ہے نہ فلسفے کا نتیجہ ہے۔ نہ حساب کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ میں نے نہ سائنس پڑھی ہے نہ فلسفہ پڑھا ہے نہ حساب پڑھا ہے تو ہمیں کسی سائنس یا فلسفہ یا حساب کی مدد کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ لوگ جو دن رات ان علوم میں محو رہتے ہیں ان میں سے بھی

ایک طبقہ ایسا ہے

کہ اگر ہم اس کے سامنے اپنے الہامات پیش کریں۔ اور وہ ان پر غور کرے تو ہمیں امید ہے کہ وہ سمجھ جائے گا۔ جیسے پروفیسر ٹولو جب میرے پاس آیا اور میں نے اس سے سنجیدگی کے ساتھ باتیں کیں۔ تو وہ حقیقت کو سمجھ گیا۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ واقعہ میں مجھے قبل از وقت الہام کے ذریعہ کئی خبریں دی گئی تھیں جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اس وجہ سے اس کی راہ میں مشکلات تھیں۔ لیکن اس نے اتنا ضرور تسلیم کر لیا کہ اگر الہام ثابت ہو جائے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ جس بھتوری کو میں پیش کر رہا ہوں وہ غلط ہے۔ جب اس نے

الہام کا امکان

تسلیم کرتے ہوئے اپنی بھتوری کو غلط مان لیا تو وہ جن کے سامنے الہام پورے ہوتے ہیں وہ ایسی بھتوری کو کب مان سکتے ہیں۔ وہ تو ایسے ہی خدا کو مان سکتے ہیں جو قادر ہے۔ کریم ہے۔ مہیمن ہے۔ عزیز ہے۔ سمیع ہے۔ مجیب ہے۔ حفیظ ہے۔ اسی طرح اور کئی صفات حسنہ کا مالک ہے۔ اپنی آنکھوں دیکھی چیز کو کون رد کر سکتا ہے۔ تو سائنس بھی اور فلسفہ بھی اور حساب بھی جہاں تک خدا کا تعلق ہے ایک بھتوری سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ ان کو ماننے والا کہہ سکتا ہے۔ کہ شاید یہ غلط ہوں یا شاید یہ صحیح ہوں اسے قطعی اور یقینی وثوق ان علوم کی سچائی پر نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمیں خدا تعالےٰ کی ذات پر جو یقین ہے وہ ہر قسم کے شبہات سے بالا ہے۔ وہ یقین ایسا ہی ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے خدا میں سورج کا انکار کر سکتا ہوں۔ میں اپنے وجود کا انکار کر سکتا ہوں۔ مگر جس طرح تو مجھ پر ظاہر ہوا ہے میں اس کا کبھی انکار نہیں کر سکتا

یہ وہ یقین ہے

جو خدا پر ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتا ہے مگر کب ایسا یقین کسی سائنس دان کو اپنے کسی سائنس کے مسئلہ کی سچائی پر ہو سکتا ہے۔ یا کب ایسا یقین کسی حساب دان کو اپنے حساب کے کسی مسئلہ کی سچائی پر ہو سکتا ہے۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم سید نذیر احمد صاحب تسیانوالی اور ان کی اہلیہ صاحبہ اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ اور دیگر پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(مرزا محمد حسین چیچی مسیح)

(۲) میری اہلیہ چند روز سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

(چوہدری محمود احمد واقف زندگی دھلاآباد اسٹیٹ بی سرہوڈ ضلع تھرپارکر)

غیر اسلامی رسوم کا قلع قمع

قرآن کریم میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان بیان کی گئی ہے یأمُرُهُم بِالمَعرُوفِ وَيَنهٰهُم عَنِ المُنكَرِ الخ (اعراف ع ۱۹) کہ وہ نیک باتوں کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں اور ان کے بوجھ اور طوق اُن سے اتارتے ہیں پس جو لوگ آنحضرتؐ پر ایمان لاتے ہیں اور ساتھ دیتے ہیں اور مدد کرتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ نور کی پیروی کرتے ہیں وہی کامیاب ہیں۔

اس آیت میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ خدا کا رسول احکام شریعت کو جاری کرنے کے ساتھ لوگوں کے بوجھ بھی اتارتا ہے اور غیر اسلامی رسوم کا بھی قلع قمع کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض "یُحیِی الدِّینَ وَیُقِیمُ الشَّرِیعَۃَ (تذکرہ) بیان کی گئی ہے کہ آنجناب دین کو زندہ کریں گے اور شریعت کو قائم کریں گے۔ اب جو لوگ جماعت احمدیہ کی تنظیم کو قبول کرتے ہیں اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ ایسی صورت میں سچے احمدی کہلا سکتے ہیں کہ جب وہ سلسلہ کی ہدایات کی پابندی کریں اور بُرا نمونہ قائم نہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ باقی لوگ شتر بے مہار کی طرح ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ ایک واجب الاطاعت امام کے تابع ہے۔ حضرت امام کی طرف سے جو ہدایت ہوگی اس کی پابندی لازمی ہوگی

بعض احباب دین کی باتوں کو معمولی خیال کر کے ترک کر دیتے ہیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان آہستہ آہستہ بے دینی کی طرف چلا جاتا ہے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شاہ ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی کے خاندان کی ایک عورت تھی۔ اس نے خیال کیا کہ فرض تو اللہ تعالےٰ کے ہوتے اور سُنّت رسول کی ہیں نفل کیا ہیں۔ یہ خیال کر کے نفلوں کو ترک کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد اُسنے خیال کیا کہ خدا کے رسول بھی تو خدا منوانے آتے ہیں اصل چیز فرض ہیں۔ یہ خیال کر کے سنتیں بھی چھوڑ دیں۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد فرض بھی چھوڑ دئیے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ انسان دین کی جزئیات کو آہستہ آہستہ چھوڑتا ہے پس مومن کا یہ کام ہونا چاہئیے کہ وہ شریعت کے احکام میں چھوٹا بڑا حکم نہ دیکھے بلکہ سب حکموں پر چلے تب خدا کی نظر میں مومن ہو سکتا ہے اور اس کی زندگی کامیاب زندگی کہلا سکتی ہے۔

شادی بیاہ کے موقعہ پر بعض غیر اسلامی رسوم ہیں جن سے سلسلہ روکتا ہے۔ مگر ابھی تک جماعت میں ایسا عنصر موجود ہے جو ان رسوم کو معمولی خیال کر کے ان کا ارتکاب کرتا ہے اور اس طرح برا نمونہ چھوڑتا ہے، مثلاً شادیوں کے موقعہ پر بعض لوگ بے جا خرچ کرتے ہیں اور بھاجی تقسیم کرتے ہیں۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری قوم میں ایک یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں۔ اور آتشبازی چلانا اور رنڈی کا نچوانا۔ ڈوم ڈھاڑیوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہیں۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم)

اسی طرح بعض لوگ شادی کے موقعہ پر سہرا بندی کی رسم ادا کرتے ہیں اور دولہا کے مُنہ اور آنکھوں پر سہرا باندھ دیتے ہیں اس بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء۔ بابو محمد افضل صاحب آف گوجرانوالہ نے پوچھا کہ شادی کے موقعہ پر دولہا کو سہرا باندھنا کیسا ہے؟

حضور نے فرمایا۔ "لغویت ہے۔ انسان کو گھوڑا بنانے والی بات ہے۔" (مجلس علم وعرفان)

(الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء)

احباب کو چاہئیے کہ غیر اسلامی رسوم سے مجتنب رہیں۔ تاکہ روحانیت میں ترقی ہو سکے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان نکاح

سید شریف احمد صاحب ہاشمی ابن ماسٹر عطا حسین شاہ صاحب۔ مہدی محلہ گوجرہ ضلع لائلپور کا نکاح امۃ العزیز اختر صاحبہ۔ بنت قریشی عطاء الرحمٰن صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر اور سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی ابن ماسٹر عطا حسین شاہ صاحب گوجرہ کا نکاح سیدہ امۃ العزیز شاہدہ بنت مختار احمد صاحب ہاشمی ہیڈ کلرک نظارت خدمت درویشان ربوہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۰ء مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر پڑھا احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

نائیجیریا کی احمدی جماعتوں کی کامیاب سالانہ کانفرنس

اہم دینی موضوعات پر تقاریر۔ اسلام کی ترقی و اشاعت کیلئے اہم تجاویز کی منظوری

از مکرم قریشی مقبول احمد صاحب۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

—(۲)—

اس کے بعد جنرل سیکرٹری مسٹر او ٹونے (MR. O Taule) نے تمام سال کی کارروائی پڑھ کر سنائی جس میں مبلغین کرام کے دورے۔ باہر سے آنیوالے مہمانوں اور مبلغین کا ذکر کیا جو دوران سال نائیجیریا میں تشریف لائے۔ اسی طرح اخبار دی ٹروتھ" The Truth اور دیگر اسلامی لٹریچر کا ذکر کیا۔ جو دوران سال شائع کیا گیا۔ پھر ان سکولوں کا جو ہمارے ذریعہ سے چلائے جا رہے ہیں ذکر کیا پھر سالانہ بجٹ سے احباب کو آگاہ کیا گیا اور انہیں باقاعدہ چندے دینے کی تلقین کی۔

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ گو احباب اپنے ماہوار لازمی چندے دوران سال دیتے رہتے ہیں تاہم سالانہ کانفرنس کے موقع پر احباب نے قربانی کا عمدہ نمونہ پیش کرتے ہوئے بصورت شکرانہ سو اصد پونڈ کے قریب چندہ دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس کے بعد اس اجلاس کے اختتام کا اعلان ہوا۔

شام کو ساڑھے چار بجے تیسرا اجلاس زیر صدارت مولوی محمد بشیر صاحب شاد شروع ہوا جس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید اور عربی نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شروع ہوئی اس کے بعد الحاج اے۔ ڈبلیو فلادیوہ (Alhaj A. W. Falawuyo) نے یسوع مسیح کی آمد ثانی پر تقریر کی جس میں آپ نے دلائل سے واضح کیا کہ یسوع کی آمد ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ اس کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب شمس نے "خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں خلافت کا صحیح مفہوم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ خلفاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت کی سچائی پر روشنی ڈالی اور قرآن مجید اور احادیث سے آپ نے ثابت کیا کہ اللہ تعالے نے جیسے پہلے انبیاء علیہم السلام کی تعلیم جاری رکھنے کے لئے خلفاء بھیجتا رہا ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ احمدیہ جماعت میں بھی انشاء اللہ جاری رہے گا۔

اس کے بعد معلم ایم ایم جیبو سیلم (M. M. Habeebullah) نے "مصلح موعود کی پیشگوئی" پر روشنی ڈالی۔ اور آپ نے دلائل سے ثابت کیا کہ اللہ تعالے نے جو بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موعود بیٹے کی دی تھی۔ وہ موجودہ خلیفۃ المسیح کے وجود میں پوری ہوئی۔ اور آپ کی زیر قیادت اکناف عالم میں اسلام کو ترقی ہوئی اور جگہ جگہ مسجدیں قائم کی گئیں اور اسلامی لٹریچر تصنیف ہوا۔ بالآخر مکرم نسیم سیفی صاحب نے سالانہ کانفرنس کو ختم کرتے ہوئے حاضرین سے خطاب کیا اور انہیں نصائح کیں جس میں آپ نے انہیں یاد دلایا کہ اصل فرض ہمارا تبلیغ احمدیت ہے۔ اس کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ ہونی چاہیئے۔ اسی طرح تمام احباب کو لازمی چندے باقاعدہ ارسال کرنے چاہئیں تیسرے یہ کہ اپنا اخبار دی ٹروتھ" (The Truth) اور دوسرا لٹریچر خود بھی خریدیں اور دوسرے غیر احمدی احباب میں بھی تقسیم کریں اور چوتھے یہ کہ اپنی کارروائیوں سے ہمیں باقاعدہ آگاہ کرتے رہیں۔ اور پانچویں یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالے آپ کو کامل صحت عطا فرمادے اور آپ کے زیر سایہ احمدیت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمادے اسی طرح مبلغین کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالے ان کی زبان میں برکت ڈالے اور ان کی مساعی کو بار آور کرتے ہوئے جلد سے جلد احمدیت کو ترقی دے۔ اسی طرح عہدیداران جماعت کے لئے بھی دعا کریں کہ ان کو بھی اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق ملے۔ اس کے بعد دعا پر اجلاس اور سالانہ کانفرنس کے اختتام کا اعلان کر دیا گیا۔

ریڈیو پر اعلان

اس موقع پر یہ ذکر کرنا بھی قارئین کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگا کہ کانفرنس کے موقع پر تین دن "ریڈیو نائیجیریا" پر کانفرنس کے بارہ میں ریویو ہوتا رہا۔ ایک دن ریڈیو پر کانفرنس کی خبر نشر کرتے ہوئے بتلایا گیا کہ کانفرنس میں ریکارڈ شدہ مقالات سنائے گئے جس میں اوبا آف لیگوس ہز ہائی نس آڈیلے ثانی (His Highness Adele II Oba of Lagos) کا پیغام سنایا آپ نے فرمایا کہ نائیجیریا کے مسلمانوں کی ترقی میں جماعت احمدیہ کا بڑا ہاتھ ہے اور انہوں نے ہی مسلمانوں کو ترقی کے راہ پر گامزن کیا۔ دوسرے دن کانفرنس کے جاری شدہ بیان پر ریویو کیا گیا کہ جماعت احمدیہ صرف مذہبی جماعت ہونے کا اعلان کرتی ہے اور یہ کہ اسے سیاست سے کوئی سروکار نہیں۔ ممبران جس پارٹی سے چاہیں منسلک ہو سکتے ہیں اور تیسرے دن ریڈیو نے مولوی نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کی افتتاحی تقریر سے اقتباسات نشر کئے۔ جس میں گزشتہ سال کے اہم واقعات بیان کئے گئے اور آئندہ سال کے لائحہ عمل کو پیش کیا گیا تھا۔

علاوہ ریڈیو کے پریس نے بھی سالانہ کانفرنس کے بارہ میں خبریں شائع کیں۔ چنانچہ ڈیلی ٹائمز "Daily Times" جیسے مشہور اخبار نے ۶ جنوری ۱۹۶۱ء کو زیر عنوان "نائیجیریا میں اسلام کی توسیع اشاعت کا فیصلہ" مفصل خبر شائع کی۔

بالآخر احباب سے درخواست ہے کہ وہ نائیجیریا مشن کی ترقی کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالے یہاں کے لوگوں کو اسلام کے نور سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔

محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مرحوم کی وصیت

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کو السلام علیکم اور اولاد کو خدمت دین کرنے کی نصیحت

سلسلہ کے نہایت مخلص ممتاز اور فدائی خادم محترم حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مرحوم و مغفور نے اپنی وفات سے صرف چند روز قبل جو وصیت تحریر فرمائی تھی اس کے چند ضروری اقتباسات ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ زندگی کے آخری لمحات میں کی جانے والی وصیت ایک خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور انسان کے دلی اور گہرے جذبات و احساسات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ بالعموم ایسے مواقع پر ذاتی اور نجی معاملات اور اپنے لواحقین کے مستقبل کا انسان کو فکر ہوتا ہے لیکن اس وصیت سے قارئین بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ احمدیت نے قلوب میں جو عظیم الشان پاکیزہ اور روحانی انقلاب پیدا کیا ہے اس کی وجہ سے ایک سچے اور مخلص احمدی کے جذبات و خیالات اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی کتنے بلند اور پاکیزہ اور سراسر دین کی محبت میں رنگین ہوتے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ وہ احمدیت کے اس مخلص فرزند سلسلہ احمدیہ کے اس نہایت درجہ فدائی اور ممتاز خادم کے لئے خاص طور پر اور درد دل کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے ان کی اہلیہ محترمہ اور دیگر لواحقین کا خود کفیل ہو ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں اس وصیت کو ہمیشہ پورا کرنے کی توفیق دیتا رہے آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

۱۳ جنوری ۱۹۶۱ء بقائمی ہوش و حواس

یہ وصیت کرتا ہوں۔

آقا کی خدمت میں السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت میاں ناصر احمد صاحب اور سارے خاندان (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو السلام علیکم۔ اہالیان ربوہ و درویشان قادیان سب کو محبت بھرا السلام علیکم۔ تمام جماعت احمدیہ۔ تمام مبلغین۔ واقفین۔ مجاہدین۔ جماعت کراچی جماعہ نیروبی۔ کمپالہ۔ ٹانگانیکا کے سب دوستوں و احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہ وصیت اولاد و نسل کو ہے آئندہ زمانہ آنیوالا ہے کہ محض عام واقفین نہیں بلکہ جماعت کا ہر فرد واقف ہوگا۔ تاجر۔ وکیل۔ ڈاکٹر مختلف ملکوں میں پھیل جائینگے خود کمائینگے اور تبلیغ کریں گے۔ مرکزی نظام کے تحت توحید اور رسالت کی شہادت زندگی اور موت کا واحد مقصد بنانا۔ جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

خلافت کے نظام کے ساتھ ہمیشہ مستقل اور پختہ وابستگی رکھنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی کتب کے مطالعہ کی عادت اولاد و نسل میں جاری رہے مردار دنیا اور دوستوں کی طرف رغبت نہ کرنا کوڑیاں بھی روتے ہی جاتے ہیں۔ البتہ تم دنیا زیادہ سے زیادہ کما کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت حقہ کے قدموں میں لا کر ڈالتے رہنا اللہ تعالے تمہارے ساتھ ہو۔ آمین ــــ ربنا توفنا مسلماً والحقنا بالصالحین۔ تمام رشتہ داروں بہن بھائیوں اور سب دور نزدیک کے اقربا کو السلام علیکم۔

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمد
وعلیٰ عبدک المسیح الموعود
وعلیٰ خلفائہ وبارک وسلم
انک حمید مجید۔ اللھم آمین

(مندرجہ ذیل سطور وفات سے چار پانچ روز پہلے لکھیں)۔۔۔

۔۔۔اہلیہ و اولاد کو جزع فزع بے صبری اور اونچی آواز سے رونا نہیں ہے بلکہ جو رونا ہوگا وہ اللہ تعالےٰ کی محبت اور توکل سے بھرا ہوا ہو۔ اور متوکلانہ شجاعانہ ہو منادی طریق سے ہو۔ زندگی کا کام یعنی خدمت دین کرنا بیوی اور اولاد ہر ایک کا مقصود ہوگا۔

خاکسار بدر الدین احمد عفی عنہ

دعائے مغفرت

(ہمارے گاؤں ناسنو (مقبوضہ کشمیر) کے ایک بزرگ مکرم غلام رسول صاحب جو موضع مجن ضلع سرگودھا میں مقیم تھے۔ ۶ فروری ۱۹۶۱ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شیدائی تھے اور حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ وفات کے وقت ان کا ایک ہی لڑکا ان کے پاس تھا۔ موضع مجن میں چونکہ جماعت نہیں تھی اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ ان کا جنازہ غائب پڑھ کر ان کے بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔

خواجہ عبد الکریم کیفی فردوسی ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے لمحۂ فکریہ

تحریک جدید کے مالی جہاد میں دفتر اول جماعت کے بوڑھوں کی نمائندگی کرتا ہے اور دفتر دوم جماعت کے نوجوانوں کی۔ ان دونوں دفاتر کے وعدوں اور وصولی کے اعداد و شمار کا جائزہ لینے سے بعض باتیں دلچسپی کا موجب بنتی ہیں اور بعض رنج و افسوس کا۔ پہلا تاثر تو یہ قائم ہوتا ہے کہ تحریک جدید کے مالی میدان میں بوڑھوں اور جوانوں کی دوڑ ہو رہی ہے اگر اس میدان کا پہلا نصف حصہ وعدوں کا کہہ دیا جائے اور دوسرا نصف حصہ وصولی کا تو انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ پہلے نصف حصہ میں یعنی وعدوں کے حصہ میں جوان طبقہ آگے آگے رہتا ہے۔ لیکن وسط میں آکر نوجوانوں کا تنکا رہ جاتا ہے اور بوڑھے جو ابتداء میں پیچھے نظر آتے ہیں۔ دوسرے نصف حصہ یعنی وصولی کے میدان میں جوانوں سے آگے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بالآخر میدان بوڑھوں کے ہاتھ رہتا ہے۔ مثلاً وعدہ جات سال رواں کی پوزیشن یہ ہے کہ دفتر اول کے وعدے تا حال ایک لاکھ ستر ہزار روپے تک پہنچے ہیں اور دفتر دوم کے ایک لاکھ چھیانوے ہزار روپے تک پہنچ گئے ہیں لیکن وصولی میں دفتر اول دفتر دوم کی نسبت بڑھا ہوا ہے دفتر دوم کی وصولی تا حال ۳۵۵۰۰/- روپیہ ہوئی ہے بجائیکہ دفتر اول کی وصولی ۰۰۰-/۴۲ روپیہ سے بھی کچھ زائد ہے۔ اب نوجوان طبقہ یا بالفاظ دیگر خدام الاحمدیہ غور کریں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے جو توقعات آج سے دس سال پہلے ان الفاظ میں وابستہ فرمائی تھیں کیا وہ اُن پر پورا اتر رہے ہیں؟ حضور نے فرمایا تھا:-

> "سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں (یعنی دفتر دوم کا) اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری رقم وصول ہو جائے"۔

امسال چند گنتی کی مجالس ہیں جنہوں نے تحریک جدید کے سلسلہ میں کچھ قابل قدر کام کر کے دکھایا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جملہ مجالس اس طرف توجہ کریں اور ۲۰ فروری ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے اُن کے حلقہ میں کوئی ایسا نوجوان نہ رہے جو وعدہ اور پھر اس کی ادائیگی سے محروم رہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲/۱/۶۱ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی کا تربیتی جلسہ زیر صدارت ملک عمر علی احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان ملک صاحب کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ مکرم ابوطالب افریقی نے قرآن کریم کی خوش الحانی سے تلاوت کی مکرم کریم بخش صاحب آف ڈیرہ غازیخان نے ملتانی زبان میں "مسیح پاک کی آمد" کے متعلق نظم سنائی۔ اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی ۱۹۶۰ء کی جلسہ سالانہ کی ریکارڈ شدہ تقریر موسومہ "درِ منثور" ۵ منٹ تک سنائی گئی نیز مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم۔ مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ مکرم محمد عثمان صاحب چینی اور قاضی محمد نذیر صاحب فاضل سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے تقاریر فرمائیں۔ ملتان شہر اور ملتان چھاؤنی دونوں جماعتوں کے افراد کثرت سے جلسہ میں شامل ہوئے آخر پر مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب (والد ڈاکٹر محمد جی صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ہیلتھ) نے دعا کروائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(سید عزیز احمد شاہد مربی ضلع ملتان)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم مظہر الحق ولد محمد سراج الدین صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ شہزادی بیگم بنت چوہدری عبد المتین صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ساکن جزیرہ سندیپ (مشرقی پاکستان) کے ہمراہ بعوض مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی ممتاز احمد صاحب مولوی فاضل نے مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۱ء بمقام ۲۳/۳ عظیم پور کالونی ڈھاکہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

ضیاء الحق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان

۲۷/۲م

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

بجٹ فارم مجالس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا مالی سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے جملہ مجالس کو بجٹ فارم تکمیل کی غرض سے بھجوائے گئے تھے جن مجالس نے اپنے بجٹ مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیئے ہیں ان کے اسماء ذیل میں درج ہیں۔ بقیہ مجالس سے اس امر کی طرف فوری توجہ کرنے کی درخواست ہے۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

۱۔ نواب شاہ۔
۲۔ ثمر آباد ضلع نواب شاہ
۳۔ چک نمبر ۲۱ دوڑ۔ ضلع نواب شاہ۔
۴۔ ملتان شہر۔
۵۔ دار الصدر شرقی ربوہ۔
۶۔ کبیر والہ۔ ضلع ملتان۔
۷۔ پاک پتن ضلع منٹگمری۔
۸۔ قصور۔ ضلع لاہور۔
۹۔ باندھی۔ ضلع نواب شاہ
۱۰۔ سانگھڑ
۱۱۔ طالب آباد۔ ضلع نواب شاہ۔
۱۲۔ گوٹھ چوہدری امام بخش ضلع نواب شاہ
۱۳۔ گوٹھ جمال الدین ضلع نواب شاہ
۱۴۔ گوٹھ شاہ دریا ضلع نواب شاہ۔
۱۵۔ سمندری۔ ضلع لائلپور
۱۶۔ دادو
۱۷۔ سکھر۔
۱۸۔ چک نمبر ۱۱ چھور ضلع شیخوپورہ
۱۹۔ کرونڈی۔ ضلع خیرپور سندھ
۲۰۔ روہڑی کا سیمنٹ ورکس۔
۲۱۔ کمال ڈیرہ ضلع نواب شاہ
۲۲۔ لودھراں ضلع ملتان
۲۳۔ آنبہ کرم پورہ۔ ضلع شیخوپورہ
۲۴۔ چک نمبر ۲۷/۸ کا چیلو ضلع تھرپارکر
۲۵۔ ڈلیو کے۔ ضلع سیالکوٹ
۲۶۔ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ
۲۷۔ حسن پور۔ ضلع ملتان۔
۲۸۔ علی پور ضلع ملتان۔
۲۹۔ قتالپور ضلع ملتان۔
۳۰۔ سنجر چانگ ضلع حیدرآباد۔
۳۱۔ خانیوال۔ ضلع ملتان
۳۲۔ نواب پور جنکشن۔ ضلع نواب شاہ۔
۳۳۔ میاں چنوں۔ ضلع ملتان
۳۴۔ لالہ موسیٰ ضلع گجرات
۳۵۔ رحیم آباد۔ ضلع نواب شاہ
۳۶۔ کنڈیارو۔ ضلع نواب شاہ

ناظمین انصار اضلاع کا تقرر

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کا تقرر بطور ناظمین ضلع انصار اللہ مرکزیہ منظور فرمایا ہے۔ ان کا تقرر ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء تک ہوگا۔ تمام مجالس انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ ازراہ کرم متعلقہ اصحاب سے پوری طرح تعاون فرمائیں جزاکم اللہ خیراً (پہلی اور دوسری قسط کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ۳۶/۲ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۶۰ء و الفضل ۱۴۰/۲ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۶۰ء)

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نام ضلع
۱	مکرم مولوی عبد الکریم صاحب	جہلم
۲	مکرم سید صفدر علی شاہ صاحب بھکر	میانوالی
۳	مکرم حاجی حسن خان صاحب	ڈیرہ غازیخان
۴	مکرم چوہدری کرنل نظام الدین صاحب بجگرائیں	سیالکوٹ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خوشی اور غم ہر دو موقعہ پر صدقہ دینے والوں کی فہرست نمبر ۵

ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون کا چندہ صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اگر مومن کو خوشی پہنچے تو بطور شکرانہ اور غم پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے یہ چندہ بطور صدقہ ادا کرنا اس کے لئے اطمینان قلب کا موجب ہوتا ہے۔ اسی نیک مقصد کے پیش نظر اس مد میں حسب ذیل بھائیوں نے حصہ لیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ان کی مشکلات کو آسان کر کے بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکیل المال اول تحریک جدید)

نمبر	نام	رقم
۴۱	مکرم حکیم محمد یعقوب صاحب گگو ضلع منٹگمری۔	۲ — ۰
۴۲	مکرم عطاء محمد صاحب ننکانہ۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں۔	۵ — ۰
۴۳	″ محمد الدین صاحب انور سرگودھا شہر	۱ — ۰
۴۴	″ میاں عبد السمیع صاحب نون ″ ″	۱۰ — ۰
۴۵	″ حکیم نظام الدین صاحب بیگم کوٹ شاہدرہ	۱۹ — ۰
۴۶	″ مستری محمد صادق صاحب شیخوپورہ شہر	۱ — ۰
۴۷	″ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب گنگاپور چک نمبر ۵۹۱ ضلع لائلپور	۲ — ۰
۴۸	″ شیخ سلطان علی صاحب سیکرٹری مال چنیوٹ ضلع جھنگ	۲ — ۲۵
۴۹	″ قاضی عبد الحمید صاحب اسلم اوکاڑہ	۵ — ۰
۵۰	″ جماعت احمدیہ اوکاڑہ —	۷ — ۰

وصیت نمبر ۱۵۹۴۰

ذیل کی وصیت منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر موصی کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

میں صداقت نسیم زوجہ محمد شفیع صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر انیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱۲/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے
(۱) ایک مکان واقعہ ہند و محلہ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ جس کے ۱/۴ حصہ کی میں مالک ہوں میرے حصہ کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے (۲) حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے جو ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ صداقت نسیم ہند و محلہ مکان نمبر ۶۸۵ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ
گواہ شد سمیع اللہ ریاض۔ ابن میاں سراج الدین ہوسٹل آف کالج اینیمل ہسبنڈری لاہور
گواہ شد صوبیدار جلال الدین مکان ۱۰۵۰ خراس محلہ۔ لاہور چھاؤنی۔

اعلان نکاح

برادرم بھائی چوہدری اعجاز احمد صاحب اسسٹنٹ انجینئر لاہور ولد چوہدری سلطان علی صاحب آف گکھڑ منڈی کا نکاح مسماۃ قدسیہ بیگم صاحبہ بی اے بنت چوہدری عبد الحمید صاحب ریٹائرڈ چیف انجینئر گوجرانوالہ کے ہمراہ بعوض مبلغ ۵۰۰۰ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲۸/۱۲ کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔
احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین
(بیگم چوہدری رحمت اللہ صاحب کمیشن ایجنٹ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور) ۲۲۶

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

پیداوار کیسے بڑھائی جائے

اس وقت بہت سے ممالک ایسے ہیں جہاں ضرورت بھر غلہ نہیں پیدا ہوتا۔ ان کا اہم ترین مسئلہ زراعت کو ترقی دینا اور پیداوار بڑھانا ہے۔ سائنس دان اس عظیم مقصد کی تکمیل میں اہم حصہ لے رہے ہیں ماہرین زراعت نے شب و روز کی محنت اور تحقیقات کے بعد ایسی کھاد اور دوسرے ذرائع ایجاد کئے ہیں جنہوں نے مختلف فصلوں کو ترقی دے کر پیداوار میں غیر معمولی اضافہ کیا ہے۔ تجربہ گاہوں کے علاوہ انہوں نے کھیتوں، صحراؤں، باغات اور سبزہ زاروں میں بہت سے تجربات کئے ان سب کا نتیجہ ہمارے اور آپ کے سامنے ہے لیکن یہ کامیابی ان ماہرین اور کاشتکاروں کے باہمی تعاون کے بغیر حاصل نہیں ہوئی۔ کسی بھی ملک کی پیداوار صرف اسی وقت بڑھ سکتی ہے جب وہاں کے کسان دقیانوسی طریقوں اور ضعیف الاعتقادی کو چھوڑ کر جدید ذرائع سے استفادہ کریں۔

ماضی کی ایک جھلک

دنیا کا شاید کوئی ملک ایسا نہیں جہاں خشک سالی اور قحط سالی نے اتنا جانی نقصان پہنچایا ہو جتنا برصغیر پاکستان و ہند میں ہوتا رہا ہے مثلاً ۱۸۶۵-۶۶ء میں بہار، اڑیسہ اور بنگال میں ایسا قحط پڑا کہ پندرہ لاکھ سے زیادہ انسان ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے۔ ۱۸۷۴ء میں دس لاکھ سے زیادہ انسان صرف بنگال میں قحط کی نذر ہو گئے۔ ۱۸۷۷ء میں پھر یہی صورت پیش آئی۔ ۱۸۹۶-۹۷ء میں ڈھائی لاکھ سے زیادہ آدمی مرے اور ۱۹۰۰ء میں تو بنگال میں ایسا قحط پڑا کہ تیس لاکھ سے زیادہ نفوس مر گئے!

ذرا اس زمانے کا مقابلہ موجودہ دور سے کیجئے ہمارے ملک میں اس وقت کچھ ایسی نہریں اور ڈیم موجود ہیں جن کا شمار دنیا کے عظیم ترین منصوبوں میں ہوتا ہے غلام محمد بیراج، تونسہ بیراج، وارسک بند اور کتنے ہی دوسرے منصوبے ایسے ہیں جو ملک کو برقی قوت دینے کے علاوہ ہزاروں لاکھوں ایکڑ زمین کو بھی سیراب کر رہے ہیں یا کریں گے۔

آبپاشی کے نظام کو ترقی دینے کے علاوہ کچھ ماہرین پودوں کو بہتر بنانے کے کام میں مصروف ہیں بعض ملکوں میں ایک ہی سال میں گیہوں کی کئی کئی فصلیں حاصل کی جاتی ہیں۔ سائنس دانوں نے ایسے ذرائع بھی معلوم کر لئے ہیں جن کی مدد سے فصلوں کو ایک معینہ مدت میں پکایا جا سکے گا تاکہ زمین اگلی فصل کے لئے جلد خالی ہو جائے جس طرح مختلف جانوروں کے ملاپ سے اُن کی بہتر نسلیں تیار کی گئی ہیں۔ اُسی طرح مختلف پودوں کی قلمیں یکجا کرنے سے ماہرین زراعت بہتر قسم کے پودے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

گیہوں کی زیادہ پیداوار

ایک پودا جس پر ہمارے زرعی کالج لائلپور میں مستقل طور پر تحقیقات ہو رہی ہے۔ گیہوں ہے ہمارے ملک میں اس کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ وہ ہماری غذا ہے ہمارے ماہرین نے بہت کچھ تحقیقات اور تجربات کے بعد گیہوں کی بعض ایسی قسمیں دریافت کی ہیں جن کی پیداوار پرانی اقسام کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ اُن کے بیج مختلف نمبروں کی مدد سے حاصل کئے جا سکتے ہیں اور ان سے ہمارے کسان بڑا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ضرورت کے مطابق وہ زرعی کالج لائلپور اور اپنے علاقے کے اُن اہل کاروں سے مشورہ کر سکتے ہیں جو محکمہ زراعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس زمانے میں پودوں کو بہتر سے بہتر بنانے کے علاوہ تھوڑی زمین سے زیادہ غلہ حاصل کرنے، ایک سال میں کئی فصلیں اگانے اور ان فصلوں کو نقصان رساں کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ رکھنے کی سرتوڑ کوشش کی جا رہی ہیں ایسے ہی تجربات کا نتیجہ ہے کہ امریکہ اور بعض دوسرے ملکوں میں پیداوار کی کوئی حد نظر نہیں آتی۔ ایک سال فی ایکڑ جتنا غلہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ چند سال بعد دوگنا [illegible] ہو جاتا ہے۔

کیمیادانوں کا حصہ

زراعت کو اتنی ترقی دینے میں جتنا حصہ کیمیادانوں کا ہے اتنا شاید سائنس دانوں کی کسی اور جماعت کا نہیں ہے۔ انہوں نے بہتر سے بہتر کھاد ایجاد کی۔ اور اس سے بھی اہم خدمت یہ ہے جو انہوں نے کیڑوں مکوڑوں اور دیگر نقصان دہ عناصر کو تباہ کرنے کیلئے نہایت مہلک قسم کی کیمیاوی اشیاء تیار کر کے انجام دی ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ کھیتوں میں کم سے کم محنت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا ہو۔ فصلوں کی خوبی میں اضافہ ہو۔ تھوڑی مدت میں زیادہ پیداوار حاصل ہو اور کسان ان تمام آفات سے بچ جائیں جنہیں ابھی کچھ مدت پہلے تک سماوی سمجھا جاتا تھا۔

ہمارے ہاں اب بھی بعض علاقوں میں جدید کیمیاوی اشیاء اور ترقی یافتہ مشینوں کے خلاف ایک قسم کا تعصب پایا جاتا ہے لیکن امریکہ میں ہر سال کروڑوں ڈالر جراثیم کش ادویہ کی خرید اور نئی مشینوں کے استعمال پر خرچ کئے جاتے ہیں وہاں کھڑی فصلوں اور باغات پر جراثیم کش ادویہ استعمال کرنے کے لئے ہوائی جہازوں کو عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے بعض کسانوں کے پاس نجی طیارے ہیں جنہیں وہ اس کام کے علاوہ بیج بونے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امریکی کسانوں کے پاس بڑے بڑے فارم ہیں ہمارے ملک کی طرح ان کی زمینوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نہیں ہوئے اب ہماری حکومت بھی جائیدادوں کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچانے کی کوشش کر رہی ہے۔

دنیا کے تمام زرعی ملکوں میں فصلوں کو ان چیزوں سے زیادہ نقصان پہنچا ہے، فاضل پودے، نقصان رساں کیڑے مکوڑے، پودوں کی بیماریاں اور چند جانور جن میں جنگلی چوہے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں کیمیاوی اشیاء نے ایسے نقصان رساں عناصر کا بڑی حد تک سدباب کیا ہے مثلاً ایک کاربامیٹ کی ایک اونس یعنی نصف چھٹانک مقدار اتنے بیج کو خراب ہونے سے بچا سکتی ہے جو دس ایکڑ زمین میں بویا جا سکے ایک تیزاب کی صرف ایک گیلن مقدار اتنے فاضل پودوں کو تباہ کر سکتی ہے جتنے سات آدمی سات سال میں بھی نہ کر سکیں ان اشیاء کو بڑی احتیاط سے استعمال کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ فصلوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں صرف فاضل پودوں اور نقصان رساں کیڑوں کو تباہ کر سکیں۔

جدید جراثیم کش ادویہ

کیڑوں مکوڑوں اور نقصان دہ جراثیم کو تباہ کرنے کے لئے اب بہت سی ادویہ دستیاب ہونے لگی ہیں شروع میں ڈی ڈی ٹی کا شہرہ ہوا جس نے سب سے پہلے سنہ ۱۹۴۳ء میں نیپلز میں ایک وبائی بیماری کو روکا لیکن بہت سے کیڑے اور جراثیم ایسے ہیں جو اس کا اثر قبول نہیں کرتے ان سے نمٹنے کے لئے انگلستان میں بنزین ہیکسا کلورائڈ نامی ایک محلول تیار ہوا جسے عرف عام میں "بی ایچ سی" کہتے ہیں وہ کپاس کی فصل کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں کو تباہ کرنے کے لئے خاص طور پر موزوں پایا گیا اسی کی ایک قسم لنڈین ہے جو بدبو سے پاک ہوتی ہے اسے ایسی ترکاریوں پر استعمال کیا جا سکتا ہے جن کی جڑیں کھانے کے کام آتی ہیں اسے پھلوں پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح "میتھوکسی کلر" "کلوروڈین" "ٹوکسافین" "پیراتھین" "الڈرین" "ڈیلڈرین" "اینڈرین" اور کتنی ہی دوسری دوائیں ایسی دوائیں تیار ہو چکی ہیں جو مختلف موسموں اور مختلف موقعوں پر جراثیم کشی کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ان دواؤں نے زرعی فصلوں کو حیات نو بخشی ہے اور پیداوار میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔

جبل پور اور دوسرے نواحی اضلاع کے فرقہ وارانہ فسادات میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۳۵ تک پہنچ گئی

فسادیوں نے مکان کو آگ لگا کر چودہ ۱۴ افراد پر مشتمل سارا کنبہ بھسم کر دیا

جبل پور ۱۳ فروری۔ مدھیہ پردیش کے دارالحکومت جبل پور اور دوسرے نواحی اضلاع میں فرقہ وارانہ فسادات میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۳۵ تک پہنچ گئی ہے کل ضلع دموہ کے ایک قصبہ میں سات افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ان میں سے چار ایک سرکس کے ملازم تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سرکس ضلع دموہ کے ایک قصبہ جبیرہ کی طرف جا رہی تھی، یہ قصبہ جبل پور سے ساٹھ میل دور ہے سرکس والے جب قصبہ کے قریب پہنچے تو انھیں ایک مشتعل ہجوم نے روک لیا اس مشتعل ہجوم نے سرکس کے چار ملازمین کو ٹرک سے گھسیٹ کر نیچے اتار لیا اور ہلاک کر دیا ٹرک میں کل بارہ افراد سوار تھے،

قصبہ جبیرہ میں بھی ایک فرقہ کے تین افراد کو دوسرے فرقہ کے لوگوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یاد رہے جبل پور میں فرقہ وارانہ فسادات گزشتہ ہفتہ کے روز شروع ہوئے تھے جب ایک فرقہ کے دو نوجوانوں نے دوسرے فرقہ کی ایک طالبہ پر مجرمانہ حملہ کیا تھا اس طالبہ نے خودکشی کر لی تھی فرقہ وارانہ فسادات کی آگ پہلے جبل پور ہی میں سلگتی رہی لیکن بعد میں اس کے شعلے نے نواحی اضلاع کے قصبوں اور دیہات کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا جبل پور میں فرقہ وارانہ فسادات سے تباہی کا اندازہ اس بیان سے ہو سکتا ہے جو مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر کاٹجو نے جبل پور کے دورے کے بعد دیا ہے۔ آپ نے کہا تھا "جبل پور" "شمشان" کا منظر پیش کر رہا ہے۔

ایک سرکاری اطلاع کے مطابق گزشتہ جمعہ کے روز جبل پور میں ایک مشتعل ہجوم نے ایک مکان کو آگ لگا دی اس مکان میں ۱۴ افراد پر مشتمل ایک کنبہ رہائش پذیر تھا جس میں بچے اور عورتیں بھی تھیں یہ سارا کنبہ خوفناک شعلوں میں بھسم ہو گیا سرکاری اطلاع کے مطابق اس حادثہ کی تحقیقات کرائی جائے گی۔

سرکاری اطلاع کے مطابق ان چودہ مرد عورتوں اور بچوں کو مکان میں بند کر کے باہر سے مقفل کر دیا گیا اور پھر مکان کو آگ لگا دی گئی۔ آگ کے بھیانک شعلوں کی نذر ہونے والے معصوم بچوں اور بےبس عورتوں کی آہ و فغاں بھی ظالم و سنگدل فسادیوں کو متاثر نہ کر سکی

دریں اثنا جبل پور میں حالات اب آہستہ آہستہ معمول پر آ رہے ہیں کل رات یہاں کرفیو کی پابندیاں بھی ختم کر دی گئیں تھیں کل اور کچھ دکانیں بھی کھلیں اور سڑکوں پر لوگ چلتے پھرتے نظر آنے لگے ہیں متعلقہ حکام متاثرہ افراد کو امداد مہیا کر رہے ہیں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق دیہات اور نواحی قصبوں میں بھی حفاظتی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

فرانسیسی ہوابازوں کو سزا دینے کا مطالبہ

ماسکو ۱۳ فروری روس نے اپنے اس مطالبہ کا اعادہ کیا ہے کہ جن فرانسیسی ہوابازوں نے روس کے صدر کے طیارے پر فائرنگ کی تھی انہیں اس جرم کی سزا دی جائے روس کے وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو نے کل رات ماسکو میں فرانس کے ناظم الامور کو وزارت خارجہ کے دفتر میں بلا کر انہیں روسی مطالبہ سے آگاہ کر دیا مسٹر گرومیکو نے فرانس کے ناظم الامور سے کہا روسی حکومت یہ چاہتی ہے کہ حکومت فرانس صدر روس کے طیارہ پر فائرنگ کرنے والوں کو سزا دے اور مستقبل میں ایسے اشتعال انگیز واقعات کو روکنے کے لئے مناسب اقدامات کرے حکومت روس نے فرانس سے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ روس کے مطالبہ پر حکومت فرانس جو کارروائی کرے اس کا رپورٹ حکومت روس کو بھیجی جائے مسٹر گرومیکو نے کہا کہ فرانس نے اس حادثہ پر افسوس کا جو اظہار کیا تھا حکومت روس نے اس کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ یاد رہے کہ روس کے صدر کا طیارہ جمعہ کے روز مراکش جا رہا تھا کہ الجزائر کے قریب دو فرانسیسی جیٹ طیاروں نے اس ہوائی جہاز پر فائرنگ کی تھی فائرنگ سے ہوائی جہاز کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔

اردو کسی ایک فرقہ کی زبان نہیں۔

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ یوپی کے وزیر اعلیٰ مسٹر سی بی گپتا نے گزشتہ روز لکھنؤ میں اعلان کیا ہے کہ اردو کسی ایک فرقہ کی زبان نہیں ہے وزیر اعلیٰ نے گورنر کے خطبہ پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ عنقریب ایک کمیٹی قائم کی جائے گی جو اس امر کا جائزہ لے گی کہ اردو کے بارے میں سرکاری پالیسی پر کیوں عمل نہیں ہوا۔

الجزائر میں بم پھٹنے سے بارہ افراد زخمی

فلسطین (الجزائر) ۱۳ فروری الجزائر کے شہر فلسطین میں کل ایک قہوہ خانہ میں بم پھینکا گیا جس سے بارہ افراد زخمی ہو گئے۔ دو زخمیوں کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے بم پھینکنے والے فرار ہو گئے۔

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام

کل پاکستان بین الکلیاتی اردو مشاعرہ

ربوہ:۔ مورخہ ۹ فروری ۶۱ء کو تین بجے سہ پہر بزم اردو تعلیم الاسلام کالج۔ کے زیر اہتمام کالج ہال میں پہلا کل پاکستان بین الکلیاتی اردو مشاعرہ منعقد ہوا جس میں ٹی آئی کالج کے علاوہ اسلامیہ کالج لائلپور گورنمنٹ کالج جھنگ۔ دیال سنگھ کالج لاہور۔ گورنمنٹ کالج خیرپور۔ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ۔ گورنمنٹ کالج لائلپور اور اسلامیہ کالج قصور کے شاعر طلبہ نے شرکت کی۔ اس مشاعرہ میں بزم اردو کے صدر قریشی عبدالرشید نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ مصرعہ طرح تھا

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق محمود شام صاحب گورنمنٹ کالج جھنگ اول قرار پائے اور اسلامیہ کالج لائلپور کے سلیم بیتاب صاحب اور فیاض احمد تشنہ نے علی الترتیب دوم اور سوم انعام حاصل کیا اس طرح ٹرافی اسلامیہ کالج لائلپور نے جیتی۔ مشاعرہ کے اختتام پر مبلغ امریکہ مکرم سید جواد علی صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے منصفین کے فرائض مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مضطرؔ، مکرم پروفیسر خان نصیر احمد خان صاحب نصیرؔ اور مکرم پروفیسر چوہدری عطاء اللہ صاحب نے ادا کئے۔

درخواست دعا

میری اہلیہ گزشتہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں طبیعت زیادہ خراب ہونے کے باعث لائلپور ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے حالت تشویشناک ہے جملہ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے

محمود احمد سعید ربوہ